قلب ماہیت (استحالہ) کے شرعی وسائنسی معیارات

Sharia and Scientific Standards of Qalb-e-Mahiat (Istihala) Metamorphism

نعمان انوار: ریسرچ اسکالر(پی۔ایچ۔ڈی)، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان
حافظ عبدالباسط خان: اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

Abstract:
A change of the form, appearance, nature or character of a thing into a completely different one is called Qalb- e- Mahiat. With this perspective, present article studies different types, sharia and scientific standards, causes and various authentic examples of Qalb-e - Mahiat. Besides, scientific methods like filtration, chemical reaction and jurists' opinion also have been discussed in detail. This study finds that when a change in anything up to maximum level happens (whether using any method) we consider it Qalb-e-Mahiat and previous sharia status of a thing will also change. Further, using scientific methods the final decision for the permissibility of a thing depends upon the opinion of jurists' rather than scientists. And customary practice (Umoom-e-Balwa) will also be analyzed in the process of Qalb-e-Mahiat to elaborate the lawfulness and unlawfulness of routine life things and edibles.
Key Words: Form, chemical, change.

جس کائنات میں ہم رہ رہے ہیں اس کو "عالم الکون والفساد" کہا جاتا ہے اس میں چیزیں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں کسی چیز کو دوام اور ثبات حاصل نہیں بلکہ ہر چیز ہر لمحے تغیر پذیر ہے، اس کائنات کی یہ تغیر پذیری علمائے منطق کے نزدیک اس کے حادث ہونے کی بھی دلیل ہے۔ کائنات میں مسلسل یہ تغیر و تبدل(change) انسان کے لیے ایک حیثیت سے بہت بڑی نعمت بھی ہے، انسان کی بہت ساری ضروریات اس تغیر و تبدل کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں، ہم جو غلہ جات، پھل فروٹ اور سبزیاں وغیرہ استعمال کرتے ہیں، خود انسان کا جسمانی ارتقاء(ایک قطرہ ناپاک سے احسن تقویم تک) بھی تغیر و تبدل کے فطری اصول کا فیض ہی ہے۔

بہت سی پاک چیزیں تغیر کی وجہ سے ناپاک ہو جاتی ہیں، انسان جو غذائیں کھاتا پیتا ہے وہ پاک اور حلال ہیں لیکن ان کی بدلی ہوئی شکل فضلات ہے جن کے ناپاک ہونے پر اتفاق ہے اس طرح پھلوں کا رس حلال ہے لیکن شراب کی صورت اختیار کرنے میں یہ حرام ہے۔ لیکن ایک اس کا برعکس پہلو ہے بعض دفعہ ناپاک چیزیں مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہیں جیسے کوئی حرام چیز نمک کی کان میں رکھ دی گئی، اب وہ مکمل طور پر نمک بن گئی، یا شراب میں کوئی ایسا جز ڈال دیا گیا کہ نشہ کی کیفیت ختم ہو گئی اور شراب سرکہ بن گئی ، پھر کیا اس صورت میں تبدیلی کی وجہ سے حکم میں بھی تبدیلی آئے گی؟ کیا اب وہ ناپاک شے پاک اور حرام چیز حلال سمجھی جائے گی؟ اس طرح کسی چیز کی ماہیت بدل جانے سے کیا مراد ہے کیمیائی طور پر بدل جانا یا اس کی خصوصیات کا بدل جانا (رنگ، بو اور ذائقہ)؟

سائنس (Science) بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ دنیا میں ہمیشہ تغیرات اور تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ کبھی کوئی دور ایسا نہیں گزرا کہ اس عالم میں جمود طاری ہو گیا ہو۔ انسان کی ساری تاریخ تغیرات اور انقلاب سے بھری پڑی ہے لیکن گزشتہ اور موجودہ صدی میں تغیرات کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ یہ تبدیلیاں ہر شعبہ زندگی میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ مثلاً اس دور میں معاشی نظام میں کئی متنوع نئی شکلیں پیدا ہوئی ہیں جن کی وجہ سے سماجی قدریں متاثر ہوئیں۔ جدید سیاسی نظام وجود میں آیا اور اس نے انسانیت کے لیے بہت سے مسائل پیدا کیے۔ اس طرح صنعتی اور سائنسی ترقی نے کھانے پینے کی چیزوں اور اس کی تیاری میں ایسی وسعت پیدا کر دی ہے کہ یہ مسئلہ اُمت مسلمہ کے لیے حلال و حرام کی تصدیق اپنے محدود وسائل میں ایک چیلینج سے کم نہیں ہے۔ زیر نظر بحث بھی اسی کی ایک کڑی ہے کہ اشیاء کی تیاری میں قلب ماہیت کا عمل ایک سنگین مسئلہ ہے کہ اس سے چیزوں کی حلت و حرمت تبدیل ہو گی یا نہیں؟۔ اور ظاہری بات ہے کہ مسلمان اس وقت دنیا کی ایک تہائی آبادی ہیں اور اکثر اسلامی ممالک میں کھانے پینے والی اشیاء کا "Raw Material" بھی دوسرے ممالک سے حاصل کیا جاتا ہے اور جدید انداز کی پرکشش پیکنگ پر لکھے اجزائے ترکیبی بھی بہت سارے شکوک و شبہات پیدا کر دیتے ہیں۔

مزید برآں یہ کہ قدیم عہد میں مادہ (matter) کے عناصر بہت کم تھے، اور ان کی تحتی خصوصیات بھی محدود تعداد میں تھیں، موجودہ ترقی یافتہ دور کی تحقیق و جستجو سے ان دونوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے، نیز ان کی تحلیل و تجزیہ کے عمل نے بھی بڑی ترقی کی ہے، اس ضمن میں قلب ماہیت کی بھی مختلف

صورتیں سامنے آئی ہیں، گندی اور نجس اشیاء کی تحلیل و تنقیح کا عمل بھی خاصہ ہونے لگا ہے، اور موجودہ زندگی کی مختلف صورتوں میں اس کا رواج ہوتا چلا جارہا ہے، لہذا فقہ اسلامی کو اس کے مختلف پہلوؤں اور شکلوں پر نظر ڈال کر شریعت اسلامی کی رہنمائی خود حاصل کرنا ہے۔

قلب ماہیت کی لغوی تعریف:

انقلاب قلب سے ہے اور ابن منظورؒ کے مطابق:

القلب:" تحویل الشيء عن وجهه"ـ[1] یعنی کسی شے کی صورت بدل جانا قلب ہے—

انقلاب ماہیت کو عربی میں استحالہ بھی کہا جاتا ہے اور "معجم لغۃ الفقہاء" میں استحالہ کی کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

" تغیر ماهية الشئ تغیرا لا يقبل الاعادة"ـ[2].

کسی چیز کی حقیقت کا اس طرح بدل جانا کہ وہ پہلی حالت کی طرف نہ لوٹ سکے۔

اس کو سائنسی زبان میں " Irreversible Reaction " کہتے ہیں۔یعنی ایسا کیمیائی عمل جو دوبارہ اپنی اصلی حالت میں واپس نہ آسکے۔ مثال کے طور پر جب پیٹرول اور آکسیجن کو ملایا جاتا ہے تو کیمیائی عمل کے بعد کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی بنتا ہے اب یہ دونوں مل کر دوبارہ آکسیجن اور پیٹرول نہیں بنا سکتے[3]۔

ذیل میں کیمیائی عمل ملاحظہ ہو:

combustion reactions (fuel reacting with oxygen)


$2\ C_2H_6(g) + 7\ O_2(g) \rightarrow 4\ CO_2(g) + 6\ H_2O(g)$

combination of elements $2\ Na(s) + Cl_2(g) \rightarrow 2\ NaCl(s)$

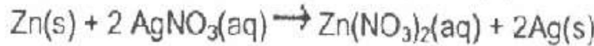
displacement of hydrogen from water or acids/water


$2\ Na(s) + 2\ H_2O(l) \rightarrow 2\ NaOH(aq) + H_2(g)$


$Zn(s) + 2\ HCl(aq) \rightarrow ZnCl_2(aq) + H_2(g)$

displacement of metal ions from solution


$Mg(s) + CuCl_2(aq) \rightarrow MgCl_2(aq) + Cu(s)$


$Zn(s) + 2\ AgNO_3(aq) \rightarrow Zn(NO_3)_2(aq) + 2Ag(s)$

اور انقلاب کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"تحول ماهية الشيء إلى ماهية أخرى"ـ[4]

کسی شے کی ماہیت (حقیقت) کا دوسری ماہیت (حقیقت) میں بدل جانا—

ان دونوں میں پہلی تعبیر زیادہ واضح ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ شئ غیر شئ ہو جائے اور اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ نہ سکے، اگر وہ پہلی حالت کی طرف لوٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو انقلاب واستحالہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا- لیکن کیمیائی عمل کے ذریعے ایک چیز یا حالت کو دوسری چیز یا حالت میں بدلا جا سکتا ہے اور واپس اسی حالت میں بھی لایا جاسکتا ہے لیکن واضح رہے کہ ہر کیمیائی عمل واپس اپنی اصلی حالت میں نہیں آسکتا اور یہی صورت شریعت کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے اور قلب ماہیت واستحالہ کہلاتی ہے-

عصر حاضر کی مشہور فقہی انسائیکلوپیڈیا" الموسوعة الفقهية الكويتية" **میں استحالہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:**

" تغير الشيء عن طبعه ووصفه"ـ[5] ایک چیز کے اپنی طبیعت اور صفت بدل دینے کا نام ہے-

قلب ماہیت کی اصطلاحی تعریف:

قلب ماہیت /استحالہ کی تعریف درج ذیل ہے:

ابن ہمامؒ کے مطابق:

"أن استحالة العين تستتبع زوال الوصف المرتب عليها"ـ[6].

بے شک حقیقت کا تبدیل ہونا اس وصف کے زوال کو مستلزم ہے جو اس حقیقت پر مرتب تھا (مثلاً نطفے کا گوشت بن کر پاک ہونا)-

"الموسوعة الفقهية"میں استحالہ کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے:

فاالاستحالة قد تكون بمعنى التحول كاستحالة الاعيان النجسة من العذرة ،والخمر،والخنزير ، و تحولها عن أعيانها وتغير أوصافها ، وذلك بالاحتراق أو بالتخليل أو بالوقوع في شيءـ[7]۔

استحالہ کبھی کسی چیز کے اپنی حالت بدل دینے سے ہوتا ہے، جیسے گوبر، شراب اور سور جیسی ناپاک چیزوں کا اپنی ذات سے پھر جانا اور ان کی صفات کا بدل جانا، اور یہ تبدیلی کبھی چیز کے جلا دینے سے یا شراب کو سرکہ بنانے سے یا کسی چیز میں ڈال دینے سے ہوتی ہے۔

مفتی نظام الدینؒ نے انقلاب ماہیت کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

" قلب ماہیت یہ ہے کہ سابق حقیقت معدوم ہو کر نئی حقیقت، نئی ماہیت بن جائے—نہ پہلی ماہیت باقی رہے نہ اس کا نام باقی رہے نہ اس کی صورت باقی رہے نہ اس کے خواص وآثار اور امتیازات باقی رہیں بلکہ سب اشیاء نئی ہو جائیں نام بھی دوسرا، صورت بھی دوسری، آثار، خواص بھی دوسرے علامات اور امتیازات بھی دوسرے پیدا ہو جائیں جیسا کہ شراب سے سرکہ بنالیا جائے" [8]۔

قلب ماہیت کے انگریزی زبان میں مترادفات:

قلب ماہیت/استحالہ کے لیے انگریزی زبان میں جو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1- Change of State/Change of Nature
2- Transformation
3- Metamorphosis

Change of State:

The physical process where matter moves from one state to another. Examples of such changes are melting, boiling, and freezing.[9]

ترجمہ: ایسا طبیعاتی عمل جس میں مادہ اپنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جائے۔ جیسی کسی چیز کے پگھلنے کا عمل، جمنے کا عمل اور ابلنے کا عمل۔

Transformation

Change in form, appearance, nature, or character.[10]

ترجمہ: کسی چیز کی صورت، ماہیت یا رونمائی کے بدلنے کے عمل کو تبدیلی کہتے ہیں۔

Metamorphosis

A change of the form or nature of a thing or person into a completely different one[11].

ترجمہ: کسی چیز یاانسان کی صورت یاماہیت (فطرت) میں ایسی تبدیلی کہ ایک نئی صورت سامنے آجائے میٹامورپھوسز کہلاتا ہے۔

بہرحال عربی کتب اور انگریزی تعریفات سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ کہ قلب ماہیت/استحالہ ایسا عمل ہے جس سے ایک چیز کی حقیقت اور صورت اس طور پر بدل جائے کہ ایک دوسری چیز سامنے آجائے جس کے کی صورت و حقیقت بھی نئی ہو۔ اور قلب ماہیت کے لیے شرعاً کیمیائی عمل چاہے تو لوٹنے والا ہو(Reversible) یا نہ لوٹنے والا(Ir- Reversible) اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

انقلاب ماہیت کی اقسام:

انقلاب کے عمل پر نظر ڈالی جائے تو اس کی دو قسمیں ہیں:

استحالہ بالنفس: یعنی خود بخود تبدیلی کا آجانا ۔ مثلاً شراب کہ خود بخود سرکہ بن جائے۔

استحالۃ بالغیر أو بفعل الآدمی: کسی انسان کے عمل دخل کے نتیجے میں تبدیلی آجانا۔ مثلاً شراب میں کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنانا یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے سرکہ بن جانا[12]۔

ضروری وضاحتیں:

قلب ماہیت/استحالہ کی تعریفات ذکر کرنے کر بعد اس مسئلہ کو بیان کرنے اور لکھنے سے پہلے لازمی ہے کہ ان چیزوں کو سامنے رکھا جائے جو اسلامی فقہ اکیڈمی کی تیرہویں قرارداد (اس قرارداد کی خاصیت یہ تھی کہ اس میں تقریباً دو سو علماء، ارباب افتاء، ڈاکٹرز اور فارمسسٹ شریک ہوئے۔اور ظاہر ہے کہ اس مسئلہ کے حل کے لیے ماہرین فن کی راہنمائی ناگزیر ہے) میں متفقہ طور پر منظور کی گئیں تاکہ زیر بحث مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

1۔ شریعت میں جن اشیاء کو حرام یا ناپاک قرار دیا گیا ہے، ان کی حلت و حرمت اس شیٔ کی ذات سے متعلق ہے، اگر کسی انسانی فعل، کیمیائی یا غیر کیمیائی تدبیر یا کسی انسانی فعل کے بغیر طبعی اور ماحولیاتی اثر کے تحت اس شیٔ کی اصل حقیقت اور ماہیت تبدیل ہو گئی تو اس شیٔ کا سابق حکم باقی نہیں رہے گا، اس میں نجس العین (جیسے شراب، خنزیر) اور غیر نجس العین کا کوئی فرق نہیں۔

2۔ تبدیلی ماہیت سے مراد یہ ہے کہ اس شئ کے وہ خصوصی اوصاف بدل جائیں جن سے اس شئ کی شناخت متعلق ہے، دوسرے غیر مؤثر اوصاف جو اس شئ کی حقیقت میں داخل نہیں، کا اس شئ میں باقی رہ جانا تبدیلی ماہیت میں مانع نہیں (جیسے شراب سے سرکہ بننے کا عمل)۔

3۔ اگر حلال و پاک اشیاء میں حرام و ناپاک شئ کا صرف اختلاط ہو، اصل حقیقت تبدیل نہ ہو تو وہ حرام اور ناپاک ہی باقی رہے گی[13]۔

انقلاب اور استہلاک میں فرق:

مذکورہ بالا مسئلے کو سمجھنے کے لیے "انقلاب" اور "استہلاک" میں فرق سمجھنا بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ انقلاب میں ایک چیز دوسری ہو جاتی ہے اور استہلاک چونکہ اختلاط کی آخری شکل ہے؛ اس لیے ایک چیز دوسری میں مل کر اپنی پہچان ختم کر لیتی ہے، قلیل مقدار ہونے کی وجہ سے وہ دسری چیز میں اس طرح رل مل جاتی ہے کہ اس کا جدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے-" الموسوعة الفقهية" میں استہلاک کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"هو تصيير الشيء هالكا أو كالهالك أو اختلاطه بغيره بحيث لا يمكن إفراده بالتصرف كاستهلاك السمن في الخبز"ـه[14]۔

استہلاک کسی چیز کا ہلاک ہونا یا ہلاک ہونے والے کی طرح ہو جانا ہے یا اپنے غیر میں اس طرح رلنا ملنا ہے کہ کسی طرح اس کا الگ کرنا ممکن نہ ہو جیسے گھی کا روٹی میں رل مل جانا-(اسی طرح دودھ کا شکر میں مل جانا وغیرہ)

انقلاب ماہیت کی مثالیں:

قلب ماہیت کی چند مثالیں ذکر کی جا رہی ہیں جن میں فقہاء کا اتفاق ہے اور اس سے نفس مسئلہ کو سمجھنے میں مدد ملے گی-

1۔ انقلاب ماہیت کی پہلی مثال تخلیق انسانی ہے—یعنی انسان کی پیدائش نطفہ سے ہوئی جو کہ ناپاک ہے اور پھر نطفہ علقہ بنا وہ بھی ناپاک ہے اور پھر علقہ مضغہ بنا جو کہ پاک ہے، مضغہ (بوٹی) سے عظام بنا اور اس پر گوشت چڑھا پھر انسان بن کر بھی پاک رہا-

2۔زمین پر نجاست گرتی ہے تو اس پر ناپاکی کا حکم لگتا ہے لیکن نجاست کا اثر زائل ہونے کے بعد مٹی دوبارہ پاک ہو جاتی ہے اور اس پر تیمم کرنا جائز ہوتا ہے اور انسان پاک ہو جاتا ہے۔

3۔پھلوں کا رس پاک ہے مگر خمر بن کر ناپاک ہو جاتا ہے اور خمر پھر سرکہ بن کر پاک ہو جاتی ہے[15]۔

لیکن یہ ذکر نا بھی ضروری ہے کہ ہر چیز کی تبدیلی (چاہے خود بخود ہو یا کیمیائی عمل ہو یا ماحولیاتی اثر سے ہو) انقلاب ماہیت شمار نہیں ہو گی، ذیل میں ایسی ہی مثالیں ذکر کی جاتی ہیں:

1۔ناپاک دودھ کا کھویا پنیر بن جائے۔2۔ ناپاک گیہوں کا آٹا بنا کر روٹی بنالی جائے۔

3۔پیشاب سے نمک بنالیا جائے۔[16]

انقلاب ماہیت کا معیار:

انقلاب حقیقت و ماہیت کا معیار کیا ہے؟ "الفقہ الاسلامی و ادلتہ "میں اس اصل و حکم کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ محلول کی دو صورتیں ہیں:

محلول کی پہلی صورت:

محلول کی پہلی صورت یہ ہے کہ ایک چیز جب دوسری چیز سے ملتی ہے، اس طرح کے بغیر کیمیائی تجزیہ کے اس کو ایک دوسرے سے الگ نہ کیا جا سکے، اسے خلط کہتے ہیں اور دونوں کے ملنے سے جو مرکب تیار ہوتا ہے اسے مخلوط مکسچر کہا جا سکتا ہے، پھر یہ کہ ایک شئے کا دوسری شئے کے ساتھ اس طرح مل جانا کہ دونوں اپنی اپنی حقیقت برقرار رکھیں اور ان کی صفات اور تاثیرات بھی پوری طرح نہ بدلیں، بلکہ دونوں چیزوں کی علیحدہ علیحدہ خاصیتیں مل کر مرکب کا ایک نیا مزاج پیدا کریں تو یہ صورت تبدیلی ماہیت کی نہیں بلکہ دو چیزوں کی باہمی آمیزش کی ہے، جسے ہم خلط کہہ سکتے ہیں، مثلاً دودھ میں پانی ملا دیا جائے، یا سرخ اور زرد رنگ کے محلول کو آپس میں ملا دیا جائے، تو ان صورتوں میں نہ دودھ کی حقیقت بدلتی ہے اور نہ پانی کی، نہ سرخ رنگ کی حقیقت ختم ہوتی ہے نہ زرد رنگ کی، البتہ ملائی ہوئی دو چیزوں کو جس مقدار میں ملایا گیا ہے، اس کے تناسب سے ایک شئے کی صفت اور تاثیر اور دوسری شئے کی صفت اور تاثیر کے باہم ملنے سے مرکب کا ایک نیا مزاج پیدا ہوتا ہے— اس لیے مفرد دواؤں کی خاصیت اور دواؤں کا مزاج مختلف ہوا کرتا ہے۔

محلول کی دوسری صورت:

محلول کی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک محلول کے ساتھ ملانے سے، یا کسی کیمیائی عمل کے ذریعے کسی شئ کی خاصیت پورے طور پر تبدیل کر کے، اس شئے کی اصل، حقیقت اور ماہیت کو اس طرح بدل دے گویا ایک نئی شے وجود میں آئی ہو، جیسے خمر کو کیمیائی عمل کے ذریعے سرکہ بنالیا جانا، یا سرکہ کو شراب بنا لیا جانا وغیرہ، کہ ان صورتوں میں پہلی شئے (جو قبل از انقلاب تھی) میں ایسی کیمیائی تبدیلی عمل میں آئی ہے، جو اس حقیقت کو بدل کر ایک نئی شئے کو وجود بخشتی ہے، حکم شرع (انقلاب ماہیت سے تبدیلی احکام) کا مدار اسی تبدیلی ماہیت پر ہے لہذا اگر کوئی شئے اصلاً نجس ہو، لیکن اس میں ایسی کیمیائی تبدیلی عمل میں آگئی ہو جس نے اس شئ کی اصل حقیقت کو بدل کر نئی شئے کو وجود بخشا ہو، تو حکم نجاست نہ ہوگا۔[17]

انقلاب ماہیت کے اسباب:

متعدد اسباب ہیں جن کی وجہ سے ماہیت میں تبدیلی ہو جاتی ہے جن میں چند درج ذیل ہیں:

1- مدتوں ایک حالت میں رہنا (مرور زمانہ):

اس کی وجہ سے شیء کی حقیقت وماہیت بدل جائے، جیسے خنزیر، کتا اور گدھا وغیرہ، خواہ نجس العین ہو یا غیر نجس العین، نمک کی کان میں یا برف کے حوض میں گر کر مر جائیں اور وقت گزرنے سے نمک یا برف بن جائیں۔

علامہ کاسانیؒ نے اس حوالے سے ایک اصول ذکر کیا ہے، جو یہ ہے:

أن النجاسة إذا تغيرت بمضي الزمان وتبدلت أوصافها، تصير شيئا آخر عند محمد، فيكون طاهرا۔[18]

مرور زمانہ سے نجاست اور اس کے اوصاف بدل جائیں اور وہ نجاست دوسری شئ بن جائے تو امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہو جائے گی۔

2- مٹی:

اس میں تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے، اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ زمین اپنے بطن میں نہ جانے کتنی چیزوں کو اور کس کس طرح کی اشیاء کو ہضم کر جاتی ہے، علامہ کاسانیؒ نے لکھا ہے:

لأن من طبع الأرض أنها تحيل الأشياء، وتغيرها إلى طبعها، فصارت ترابا بمرور الزمان، ولم يبق نجس أصلاً[19]

کیونکہ زمین کی فطرت ہے کہ وہ اشیاء کو بدل دیتی ہے اور اپنی طبیعت کی طرف منتقل کر دیتی ہے، اس طرح وہ مرور زمانہ کی وجہ سے مٹی ہو جاتی ہیں اور نجس باقی نہیں رہتیں۔

اسی وجہ سے انسانی غلاظت اور مردار اندرونِ زمین دفنانے کے کچھ عرصہ کے بعد مٹی بن جاتے ہیں اور جب مٹی بن گئے تو پاک ہو گئے۔

3- جلنا:

جلنے سے اشیاء کی حقیقت مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔ جلنے والی کوئی بھی شے جب جل کر راکھ ہو گئی تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگ جائے گا۔ مثلاً:

1. گوبر آگ جلانے سے جل جائے تو انقلاب ماہیت سے پاک ہو جائے گا[20] —
2. ناپاک مٹی سے ہانڈی یا رکابی بنائی اور اسے آگ میں پکا دیا[21]۔

4- دھوپ اور ہوا:

دھوپ اور ہوا کے اثر سے بھی اشیاء کی ماہیت بدل جاتی ہے۔

مثلاً؛ ناپاک چمڑا دھوپ سے پاک ہو جاتا ہے[22]۔ ناپاک زمین دھوپ اور ہوا سے پاک ہو جاتی ہے[23]۔

شراب جو دھوپ میں رہ کر سرکہ بن جائے۔ شراب میں تو تبدیلی ماہیت ہو گئی (اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ کسی بھی ناپاک چیز کو محض سکھا دینے سے اس کی ماہیت بدل جاتی ہے؛ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ دھوپ کو بھی انقلاب ماہیت میں دخل ہے)[24]۔

5- تخلیل (سرکہ بنانا):

شراب سے نجاست و حرمت کی بنیادی علت اسکار (نشہ) ختم ہو جائے اور وہ سرکہ میں بدل جائے اب یہ اسکار چاہے ماحولیاتی اثر سے ختم ہو یا کسی چیز کے ملانے سے۔ اسی بارے میں علامہ ابن عابدینؒ کا بیان ہے:

تخليل الخمر بالقاء شيء فيها وهو كالتخلل بنفسها، وهما داخلان في انقلاب العين۔۔وإذا ألقي في الخمر رغيف أو بصل ثم صار الخمر خلا فالصحيح أنه طاهر[25].

شراب میں کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنانا ایسا ہی ہے جیسا کہ شراب از خود سرکہ بن جائے دونوں ہی صورتیں تحول عین میں داخل ہیں۔۔۔جب شراب میں روٹی یا پیاز ڈالی جائے اور شراب سرکہ بن جائے تو صحیح قول پر سرکہ طاہر ہے۔

6- قدرتی عمل کا ہونا:

کچھ اشیاء قدرتی عمل کے نتیجہ میں انقلاب ماہیت کا سبب بن جاتی ہیں: مثلاً؛

1. پاک غذا سے خون کا بننا
2. خون کا نطفہ بننا
3. علقہ کا مضغہ بننا
4. عصائے موسیٰ کا سانپ بننا[26]

معجزہ اور سحر میں یہی فرق ہے کہ سحر میں اشیاء کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی جب کہ معجزہ میں تبدیل ہو جاتی ہے[27]۔

7- ذبح:

ماکول اللحم جانور کو شرعی طریقہ پر ذبح کرنے سے بالاتفاق اس کے سارے اعضاء پاک ہو جاتے ہیں، سوائے

بہنے والے خون کے، غیر ماکول اللحم جانور کو شرعی طریقہ پر ذبح کرنے سے اس کے چمڑے اور وہ اعضاء جن میں خون نہیں ہوتا ہے، جیسے بال وغیرہ پاک ہو جاتے ہیں، جہاں تک اس کے گوشت اور چربی کی بات ہے تو صحیح قول پر پاک ہو جائیں گے[28] ۔

البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک غیر ماکول اللحم کا چمڑا پاک نہیں ہوگا[29]۔

بہر حال ان چند اسباب ذکر کرنے سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ کہ ہر چیز کے انقلاب کے لیے سبب ایک ہی نہیں بلکہ مختلف ہو سکتا ہے۔

فلٹر کرنے یا کشید کرنے کا عمل/ عمل تقطیر(Filtration):

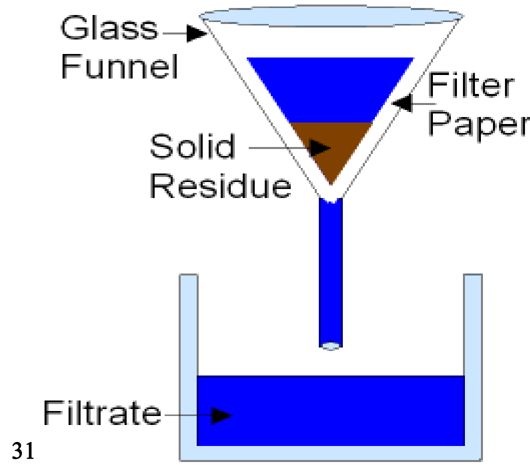
کیمسٹری میں عمل تقطیر کی تعریف یوں کی گئی ہے:

Filtration(عمل تقطیر):

Filtration, the process in which solid particles in a liquid or gaseous fluid are removed by the use of a filter medium that permits the fluid to pass through but retains the solid particles.[30]

ترجمہ: عمل تقطیر ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سے ٹھوس ذرات کو پانی یا گیس سے ایک واسطے کے ذریعے (چاہے فلٹر کاغذ ہو یا چھلنی کا استعمال ہو) الگ کر لیا جاتا ہے اور اس عمل میں ٹھوس ذرات کو کاغذ چھولیتا ہے اور پانی نیچے پیندے میں چلا جاتا ہے۔ جیسے ریت کو پانی سے الگ کرنا، گندے پانی کو صاف کرنا وغیرہ۔

Process of Filtration(عمل تقطیر کا عمل):



31

فلٹر کرنے یا کشید کرنے کا حاصل یہ ہے کہ شئ کے اندر سے بعض اجزاء غیر نافع یا ناپاک ضرر رساں اجزاء کو نکال لیا جائے، جیسے شراب کے اندر سے اس کے جوہری جزء کو نکال دینا، گندے پانی سے گندگی کو نکال دینا، تو یہ عمل قلب ماہیت کے تحت نہیں آئے گا، یہ فقط اجزاء کا تجزیہ (Saturation) ہے جس سے شئے کی حقیقت نہیں بدلتی ہے، اس عمل سے ناپاک پاک ہو جائے گا اور مباح الاصل کی گندگی دور ہو

جائے گی-اس لیے کہ وہ اصلا پاک تھا ناپاکی خارج سے آئی تھی-اور جب فلٹر کرنے سے گندگی کشید کرلی گی تو شئے اپنی اصل پر لوٹ آئے گی، نجس العین میں کشید کرنے کے عمل سے وہ پاک نہیں ہوگا،اس لیے کہ نجس العین کا ہر جز ناپاک ہے-اور فلٹر کرنے سے بعض اجزاء کا تخرجہ ہوا ہے، دوسرے اجزاء بدستور اس میں موجود ہیں،اس لیے نجس العین اس عمل کے باوجود ناپاک رہے گا،اس لیے کہ یہاں قلب ماہیت نہیں ہے بلکہ ماہیت کہ بعض اجزاء کا اخراج ہے[32]۔

اس ذیل میں ایک اور مسئلہ بھی آتا ہے کہ ان اجزاء کا کیا حکم ہوگا جنہیں کشید کرکے یا عمل تقطیر کے ذریعے کسی دوسری چیز سے نکالا جائے،فقہاء لکھتے ہیں:

المستقطر من النجاسة نجس۔[33]

ناپاکی سے کشید کی ہوئی چیز بھی ناپاک ہے-

پس معلوم ہوا کہ فلٹر کرنے یا کشید کرنے کے عمل سے ناپاکی کو پاکی سے جدا تو کیا جاسکتا ہے لیکن قلب ماہیت کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا-

کیمیائی عمل(Chemical Reaction)کے ذریعے ماہیت کا بدلنا:

در مختار کے مقدمہ میں علامہ ابن عابدینؒ نے علم کیمیاء (Chemistry)کے متعلق بحث کرتے ہوئے انقلاب ماہیت کے قول کو مبنی بر حقیقت قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

والظاهر أن مذهبنا ثبوت انقلاب الحقائق بدليل ما ذكروه في انقلاب عين النجاسة. كانقلاب الخمر خلا والدم مسكا ونحو ذلك۔[34]

اسی حوالے سے ڈاکٹر مولانا سید قدرت اللہ باقوی لکھتے ہیں:

"کیمیائی عمل کے ذریعہ کیفیت یا خاصیت کا بدلنا عمل قلب ماہیت کے تحت آتا ہے مگر احکام الگ الگ ہو جاتے ہیں، مثلاً گندے پانی سے گندگی کے عناصر نکالنے کے بعد جو صاف پانی حاصل ہوتا ہے اسے گندگی دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، مگر وضو اور غسل کے لیے جائز نہیں،اس لیے کہ وہ ماء مستعمل میں شمار ہوتا ہے"۔

مزید یہ کہ کیمیائی تحلیل و تجزیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"کیمیائی تحلیل و تجزیہ کے بعد اور اجزاء دیگر کے اضافہ و ترمیم سے قلب ماہیت ہو سکتا ہے یا قوی الاثر شئ کے اختلاط سے ماہیت بدل سکتی ہے یا تجزیاتی عمل کے بعد متضاد ذرات کے ذریعہ صفات اور اثرات میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے"[35]۔

لیکن واضح رہے کہ ہر کیمیائی تبدیلی کو انقلاب ماہیت کا معیار بنانا درست نہیں کیونکہ دودھ جب دہی بنتا ہے تو اس میں بھی کیمیائی عمل (تبدیلی) رونما ہوتا ہے حالانکہ اسے شرعاً انقلاب ماہیت نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ ناپاک و حرام دودھ کی دہی بھی حرام ہے، نیز موم بتی جب پگھلنے کے بعد مائع بن جائے اس میں بھی ماہرین کے بقول کیمیائی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے، حالانکہ شرعاً اسے انقلاب ماہیت نہیں مانا جاسکتا[36]۔

قلب ماہیت اور عموم بلویٰ:

عمومِ بلویٰ ایک ایسی حالت ہے جس کی وجہ سے ممنوع شئ مباح اور نجس چیز پاک ہو جاتی ہے، چنانچہ انقلاب ماہیت سے پاکی اور طہارت کا حکم عمومِ بلویٰ کی بنیاد پر ہے، عمومِ بلویٰ کی بنیاد پر پاکی کا حکم تمام کتب فقہیہ میں ہے[37]۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ قلب ماہیت کی اعتباری حیثیت میں عموم بلویٰ کا بڑا دخل ہے اور عمومِ بلویٰ کے زیادہ تر مسائل کی اساس تساہل اور چشم پوشی پر ہوتی ہے، ان میں عام لوگوں کو دقتوں سے بچانے کے لیے کئی طرح کے منفی امکانات واحتمالات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے[38]، علامہ حصکفیؒ نے الخزائن کے حوالہ سے تیس سے زیادہ ان مطہرات کا حوالہ دیا ہے جو بعض یقینی شبہات کے باوجود تطہیر کا فائدہ دیتے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: مثلاً؛

1. ناپاک فرش پر بہادیا جائے تو پاک ہو جائے گا جب کہ ناپاک قطرات کے باقی رہنے کا پورا امکان موجود ہے۔
2. پانی ایک جانب سے داخل ہو رہا ہے اور دوسری جانب سے نکل رہا ہو تو یہ ماء جاری رہے گا اگر اس میں خاصی مقدار میں نجس پانی مل جائے تب بھی مضائقہ نہیں۔
3. ایک کپڑے میں نجاست لگی مگر بھول گیا کہ کہاں لگی تو سوچ کر کسی گوشے کو دھونا کافی ہے۔
4. ناپاک زمین خشک ہو جائے تو پاک ہے۔
5. خف پر نجاست لگی تو رگڑ دینا کافی ہے۔

6. کپڑے پر منی لگی تو کھرچ دینا کافی ہے–
7. کنواں میں نجاست گر گئی اور اس کے اندر چشمہ جاری ہو تو پانی کی ایک مقدار کا نکال دینا کافی ہے اور اس سے کنواں کی دیوار اور ڈول سمیت بقیہ پانی بھی پاک ہو جائے گا-
8. مسلک شافعی کے مطابق چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے نجاست کا باقاعدہ اخراج ضروری نہیں[39]-

مزید یہ کہ ہم دیکھتے کہ موجودہ دور کے محققین مفتی تقی عثمانی اور مفتی رشیدؒ نے الکحل کے جواز اور مباح ہونے کا فتویٰ اس عمومِ بلویٰ کی بنیاد پر ہی دیا ہے[40] -

اس طرح کے بیسیوں مسائل کتب فقہ میں موجود ہیں جن میں نجاست اور گندگی کے باقی رہنے کے قوی امکانات موجود ہیں پھر بھی لوگوں کے ابتلائے عام کی بناء پر شریعت نے ان کو نظر انداز کیا ہے، اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ انقلاب ماہیت کا مسئلہ چونکہ اسی قبیل سے ہے اور اسی لیے فقہاء حنفیہ نے انہی تیس مطہرات کے ذیل میں انقلاب عین کو بھی شمار کیا ہے، اس کا تقاضہ ہے کہ یہاں بھی تساہل اور چشم پوشی کا اصول نظر انداز نہ کیا جائے اور اس لیے یہ قول زیادہ قرین مصلحت ہے کہ (انقلاب ماہیت میں) بنیادی عناصر کی کلی تبدیلی کے بجائے جزوی تبدیلی کافی ہے[41]-

لیکن یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ آیا ان مذکورہ مثالوں اور فقہاء کی آراء کی بنیاد پر ہم روزمرہ کھانے پینے کی اشیاء (علاوہ دواؤں کے) میں بھی عموم بلویٰ کی بنیاد پر استحالہ کو تسلیم کریں گے یا نہیں؟ یہ ایک تحقیق طلب پہلو ہے جس کی نظائر کتب فقہ میں دکھائی نہیں دیتیں، مقالہ نگاران کی رائے میں غیر مسلم ممالک میں قلب ماہیت کو اس بنیاد پر تسلیم کیا جانا چاہیے اور جہاں متبادل اجزائے ترکیبی موجود ہوں وہاں تسلیم نہیں کرنا چاہیے تاکہ عوام الناس میں تساہل کا پہلو عروج نہ پکڑے-

ائمہ اربعہ کے ہاں انقلاب ماہیت:

فقہاء اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی شئ میں قلب ماہیت کلی طور پر ہو جائے تو اس کا حکم شرعی بھی بدل جائے گا یعنی اگر شئ ناپاک اور حرام ہے تو پاک اور حلال ہو جائے گی اور اگر شئ حلال ہے تو حرام ہو جائے گی–

جیسا کہ ردالمختار میں ہے کہ:

لأن الشرع رتب وصف النجاسة على تلك الحقيقة وتنتفي الحقيقة بانتفاء بعض أجزاء مفهومها فكيف بالكل؟ فإن الملح غير العظم واللحم، فإذا صار ملحا ترتب حكم الملح۔[42]

شریعت نے نجاست کا حکم اس کی ماہیت پر لگایا ہے اور ماہیت بعض اجزاء کے معدوم ہونے ہی سے معدوم ہو جاتی ہے تو جب سارے اجزاء ہی معدوم ہو جائیں تو حکم کیوں نہیں موجب ہو گا۔نمک کی حقیقت ہڈی اور گوشت کے علاوہ ہے تو جب جانور نمک ہو گیا تو اس پر نمک کا حکم لگ جائے گا۔

اسی طرح تمام مشہور ائمہ اور بڑے فقہاء اس مسئلہ پر متفق ہیں اور وہ یہ کہ شراب کا حکم ماہیت کی تبدیلی سے بدل جائے گا لہذا اگر شراب سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ تمام ائمہ کے نزدیک پاک ہو گی (یہ حکم اس صورت میں ہے جب شراب خود بخود سرکہ میں تبدیل ہو جائے، لیکن اگر اس میں تبدیلی کسی چیز کے ڈالنے کی وجہ سے ہو تو شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک وہ پاک نہیں ہو گی، لہذا اتفاق صرف ایک صورت میں پایا گیا)۔مختلف طریقوں سے اس کا استعمال کرنا اس کے ذریعے معاملہ کرنا، اس سے استفادہ کرنا دیگر تمام قیمتی اموال کی طرح جائز ہو گا[43]۔سرکہ کے پاک ہونے سے متعلق آپ ﷺ کا صریح ارشاد ہے:
بہترین سالن سرکہ ہے[44]۔

سرکہ کے علاوہ باقی تمام اشیاء میں قلب ماہیت کے مؤثر ہونے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔امام ابو یوسفؒ کو چھوڑ کر بقیہ فقہاء حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ ماہیت کی تبدیلی تمام احکام میں مؤثر ہو گی، لہذا ماہیت کے تغیر سے نجس العین چیز پاک ہو جائے گی، اسی طرح اس کے برعکس صورت میں شئ کے نجس ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ان حضرات کا استدلال نطفہ اور اس کے مضغہ میں تبدیل ہونے اور شراب اور اس کے سرکہ میں تبدیل ہونے سے ہے[45]۔ اسی طرح انہوں نے دباغت کے مردار کی کھال کے پاک ہونے سے بھی استدلال کیا ہے جس کی دلیل نبی ﷺ سے مروی حدیث میں موجود ہے کہ جس کھال کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جائے گی[46]۔

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ ماہیت کی تبدیلی اشیاء کے حکم میں مؤثر نہ ہو گی اور تبدیل ہونے والی چیز حکم میں اپنی اصل کے تابع ہو گی[47]۔ان حضرات نے اس سلسلہ میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں غلاظت کھانے والے جانور کا گوشت اور اس کا دودھ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے[48]۔البتہ حنابلہ نے ایک مسئلہ کا استثناء کیا ہے اور یہ علقہ کی مضغہ میں تبدیلی ہے[49] ۔

بنائے اختلاف:

ائمہ کے اختلاف سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اصل اختلاف انقلاب ماہیت کے اس درجہ و کیفیت کی تعیین میں ہے جو تبدل احکام میں مؤثر ہو سکے چنانچہ امام یوسفؒ اور دوسرے مانعین حضرات کے نزدیک اگر جسم سابق کے کچھ بنیادی اجزاء باقی ہوں اسے انقلاب ماہیت کا وہ درجہ تسلیم نہیں کیا جائے گا جس سے حکم میں بھی تبدیلی واقع ہو، جب کہ جمہور احناف و مالکیہ کے نزدیک نجس شئ کی مخصوص نوعی صفات کی تبدیلی کے بعد سابقہ حکم شرعی بھی تبدیل ہو گا اگرچہ سابق جسم کے جوہری اجزاء اب تک برقرار ہوں[50]۔

گوکہ علماء کے درمیان قلب ماہیت اور شرعی حکم کی تبدیلی اختلافی مسئلہ ہے اگرچہ جمہور قلب ماہیت (چاہے کلی ہو یا جزوی) اور حکم کی تبدیلی کے قائل ہیں—معاصر علماء میں سے شیخ وہبہ زحیلی فرماتے ہیں:

"خلاصہ یہ ہے کہ شافعیہ اور حنابلہ نے پاک کرنے والی اشیاء میں اس پہلو پر غور کیا کہ شارع کا مقصود زیادہ مکمل طریقہ پر کس چیز سے پورا ہوتا ہے جب کہ حنفیہ نے ان اشیاء کے سلسلہ میں توسع سے کام لیا اور بعض اوقات مالکیہ بھی ان کے ہم خیال ہو گے— عملی صورت حال، لوگوں کی ضرورت اور ان کا دستور یہ سب کے سب حنفیہ کے مسلک پر عمل کی تائید کرتے ہیں"۔[51] -

ایک اہم اصول:

یہ بات بھی ملاحظہ ہو کہ کسی نجس کے انقلاب ماہیت سے جو حکم بلا تخلف حاصل ہو جاتا ہے تو وہ طہارت اور پاک ہونے کا ہے، نہ کہ حلال ہونے کا حکم، لہذا کھانے پینے کے طور پر ایسی چیزوں کے استعمال میں ضرر وغیرہ کے اصول کو بھی مد نظر رکھنا ہو گا، اگر انقلاب ماہیت کے بعد بھی کسی چیز کا استعمال یقینی طور پر ظن غالب کے درجہ میں غیر معمولی ضرر کا باعث ہو تو اس کا بقدر مضر استعمال جائز نہیں ہو گا۔

محقق علامہ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں:

"لا يلزم من الطهارة الحل"۔[52]

کہ کسی چیز کی طہارت سے اس کا حلال ہونا لازم نہیں آئے گا۔

انقلاب ماہیت میں تبدیلی کا معیار:

اب اس بات کو لے کر آگے بڑھتے ہیں کہ کسی جسم میں تبدیلی واقع ہونے کی کئی ممکنہ صورتیں ہو سکتی ہیں، کیونکہ کسی بھی چیز کو جب ہم لیتے ہیں تو ایک اس کی صورۃ جسمیہ (جو جنس عالی کہلاتی) ہوتی ہے ایک صورۃ جنسیہ ہوتی (یعنی جنس قریب کا درجہ) ایک صورت نوعیہ ہوتی ہے پھر صورت نوعیہ کے تحت صورت صنفیہ اور صورت شخصیہ ہوتی ہے۔ اب ان مراحل کو بالترتیب ہم لیتے ہیں اور یہ تعین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انقلاب ماہیت کے لیے ان تبدیلیوں میں سے کونسی تبدیلی ضروری ہے؟۔۔۔۔صورت جسمیہ کی تبدیلی تو انقلاب ماہیت کا معیار نہیں بن سکتی، کیونکہ اگر اسے معیار بنائیں گے تو مطلب یہ ہوگا کہ جسم جب تک عرض میں تبدیل نہ ہو یا معدوم نہ ہو تو انقلاب ماہیت حاصل نہیں ہوگا، حالانکہ فقہاء کرام کی ذکر کردہ مثالوں سے واضح ہے کہ اس حد تک تبدیلی واقع ہونا کوئی ضروری نہیں، نیز جوہر کا عرض میں تبدیل ہونا بھی ممکن نہیں—اسی طرح صورت جنسیہ کی تبدیلی کو بھی انقلاب ماہیت کا معیار نہیں بنا سکتے، کیونکہ پھر مطلب یہ ہوگا کہ جب تک ایک جنس دوسری جنس میں تبدیل نہ ہو تو انقلاب ماہیت حاصل نہیں ہوگا، حالانکہ ایک جماد مثلاً عذرہ دوسرے جماد مثلاً راکھ میں تبدیل ہو جائے تو بھی فقہی لحاظ سے انقلاب ماہیت حاصل ہو جاتا ہے، اگرچہ دونوں جنس واحد (جماد) ہیں۔اس طرح صورت شخصیہ اور صنفیہ کو بھی معیار نہیں بنا سکتے ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کے ذیلی اصناف مثلاً مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے، زید و عمر میں ماہیت انسانیہ ایک نہ ہو حالانکہ ایسا نہیں ،بلکہ یہ سب کہ سب ماہیت انسانیہ میں برابر ہیں، لہذا جسم کے مختلف مراحل میں استقراء کرتے کرتے ایک ہی چیز بچ جاتی ہے وہ ہے "صورت نوعیہ" جسے ہم انقلاب ماہیت کا معیار بنا سکتے ہیں، اب صورت نوعیہ کو معیار بناتے ہوئے انقلاب ماہیت کی تعریف و تعبیر (علامہ شامی کے بقول) یوں ہوگی کہ کسی بھی جسم کے جوہری اعضاء (یعنی صورت جسمیہ کے اجزاء) میں صفات کی تبدیلی کے ذریعے کسی صورت نوعیہ کا ایک نوع سے دوسرے نوع میں تبدیل ہونے کو انقلاب ماہیت کہا جائے گا[53]۔

تبدیلی کا علم کیسے ہو؟

اب یہ سوال اُٹھتا ہے کہ یہ معلوم کیسے ہو گا کہ ایک صورت نوعیہ میں صفات کی تبدیلی اس حد تک ہو چکی ہے کہ نوع کی تبدیلی ہو گئی؟اس سوال کے حل کے لیے ہمارے سامنے تین صورتیں ہیں:

- ایک یہ کہ ہم علوم عقلیہ فلسفیہ کی رو سے نوع کی تبدیلی کا فیصلہ کریں اور یوں کہیں کہ کسی بھی نوع کا امتیازی وجود چونکہ فصل اور خاصہ کے ذریعے ہوتا ہے لہذا جب تک ایک نوع میں اتنی تبدیلی آجائے کہ سابقہ فصل اور خاصہ کسی دوسری فصل اور خاصہ میں تبدیل ہو جائیں تو تب اسے الگ نوع مانا جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس منطقی اور معنوی چیز کو ہم شرعی لحاظ سے انقلاب ماہیت کا معیار نہیں بنا سکتے کیونکہ ایک تو اس کا قطعی علم (مناطقہ کو بھی) نہیں کہ کسی نوع کا حقیقی فصل اور خاصہ کیا ہوتا ہے جس کی تبدیلی کے بعد نوع کی تبدیلی تسلیم کر لی جائے، دوسرا یہ کہ شرعی احکام (جو سہل (آسان) اور ہر خاص وعام کے لیے ہیں) کا مدار فلسفی علوم پر رکھنا مزاج فقہ وشریعت کے خلاف ہے۔
- دوسرا راستہ یہ کہ ہم ماہرین علم کیمیاء کی آراء پر اس کا مدار رکھیں اور جس فن کی تبدیلی کو ماہرین فن نوع کی تبدیلی قرار دیں اسے ہم شرعی احکام کی تبدیلی کا معیار بنائیں، غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ طریقہ اختیار کرنا بھی تین وجوہ سے مناسب نہیں: ایک تو یہ کہ کیمسٹری کی تعبیرات اس حوالے سے جامع ومانع نہیں کیونکہ اگر ہم مثلاً مالیکیول چینج پر مدار رکھیں تو سرکہ (جب شراب سے بنا ہو) کی صورت میں مالیکیول چینج نہیں پایا جاتا[54]، جب کہ شرعاً سرکہ کی صورت میں انقلاب ماہیت بالاجماع درست ہے۔

اسی طرح اگر کیمیکل چینج پر مدار رکھا جائے تو بھی درست نہیں کیونکہ دودھ جب دہی بن جاتا ہے تو اس میں کیمیکل چینج واقع ہو جاتا ہے حالانکہ شرعاً اسے انقلاب ماہیت نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ ناپاک و حرام دودھ کی دہی بھی حرام ہے، نیز موم بتی جب پگھلنے کے بعد مائع بن جائے اس میں بھی ماہرین کے بقول کیمیکل چینج واقع ہو جاتا ہے حالانکہ شرعاً اسے انقلاب ماہیت نہیں مانا جا سکتا۔

اسی طرح پراپرٹی چینج کو بھی معیار نہیں بنا سکتے کیونکہ مذکورہ بالا دونوں (دہی اور موم بتی کی) صورتوں میں پراپرٹی چینج پایا جاتا ہے جب کہ شرعی لحاظ سے یہ انقلاب ماہیت نہیں۔

دوسری وجہ جس کی بناء پر کیمیائی تعاملات کو معیار نہیں بنایا جاسکتا اس کا عوام الناس کے دسترس اور فہم سے بالاتر ہونا اور فقہ کہ مزاج یسر وسہولت سے عاری ہونا ہے۔ شریعت نے ہمیں اتنی دقیق فنی تحقیقات میں پڑنے کا مکلف نہیں بنایا۔

جب کہ تیسری وجہ کیمیائی معیارات کا مشکوک اور غیر یقینی ہونا ہے کیونکہ کیمیائی تعاملات کی نوعیت و اثرات میں ماہرین کا اختلاف ہوتا رہتا ہے اور ایک غیر صاحب فن کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کسی ماہر کی بات کس حد تک صحیح ہے؟ مذکورہ تین وجوہات سے واضح ہوا کہ فقہی لحاظ سے انقلاب ماہیت کے تعین میں علم کیمیاء کو بھی مدار نہیں بنا سکتے۔

- تیسرا راستہ یہ ہے کہ انقلاب ماہیت کی تبدیلی میں ہم عرف عام (یعنی عرف متفاہم بین الناس) کو معیار بنائیں اور یہ کہا جائے کہ اصحاب عقول سلیمہ جب کسی چیز میں اتنی تبدیلی محسوس کریں کہ اسے وہ ایک نوع سے دوسری نوع میں تبدیلی قرار دے دیں، نیز تبدیلی کے بعد جب ان سے اس چیز کی نوعیت کے بارے میں سوال کیا جائے کہ اس کی نوعیت وحقیقت کیا ہے؟ تو وہ سابقہ نام اور خصوصیات کو دہرا کر جواب نہ دیں بلکہ اس چیز کا الگ نام اور خصوصیات بتا کر تعارف کریں۔ لیکن اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ عرف متفاہم بین الناس میں عموماً کتنی تبدیلی کو نوع کی تبدیلی مانا جاتا ہے؟ سو اس سلسلے میں مختلف اہل علم کی آراء پڑھنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب کسی چیز میں چھ چیزوں کی تبدیلی واقع ہو جائے تو اس کو عرف عام میں سابقہ چیز نہیں مانا جاتا، بلکہ اسے ایک نئی ماہیت تسلیم کیا جاتا ہے:

1. ایک تو نام کی تبدیلی (جو بقول علامہ ابن حزمؒ شرعی احکام کی تبدیلی کا سبب ہے)[55]۔
2. ساخت کی تبدیلی یعنی شکل وصورت (جیسا کہ قلب/انقلاب ماہیت کی تعریف میں گزرا ہے)
3. رنگ
4. بو
5. ذائقہ
6. اور صفات خاصہ کی تبدیلی بھی ضروری ہے

لہذا جب کسی چیز میں یہ اشیاء ستہ تبدیل ہو جائیں تو ایسی صورت کو عرف عام میں انقلاب ماہیت قرار دیا جاتا ہے[56]۔

فقہاء کرام کی ذکر کردہ مثالیں:

اب ان اشیاء ستہ کی تبدیلی کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے فقہاء کرام کی ذکر کردہ مثالوں پر غور کرتے ہیں تو فقہاء کرام کی ذکر کردہ مثالوں سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ان اشیاء ستہ کی تبدیلی وہ کم سے کم معیار ہے جس کے تحت فقہاء نے کسی چیز میں قلب ماہیت کو تسلیم فرمایا ہے، نیز ان اشیاء ستہ کی تبدیلی سے بڑھ کر تبدیلی اگر ہو (مثلاً یہ کہ جسم کے سارے اجزاء لا تتجزیٰ بھی تبدیل ہوں اور سابقہ چیز کی کوئی بھی خصوصیت باقی نہ رہے) تو ظاہر ہے ایسی صورت میں بطریق اولی قلب ماہیت کا تحقق ہو گا لیکن کم سے کم معیار ان اشیاء ستہ کی تبدیلی ہی ہو گی[57]۔

فقہاءر کرام کی ذکر کردہ مشہور مثالیں نو ہیں:

1. خنزیز کا نمک بن جانا
2. گدھے کا نمک بن جانا
3. چربی سے صابن بنانا
4. خون سے گوشت بن جانا
5. خون سے مشک بن جانا
6. گوبر کا راکھ بن جانا
7. پاخانہ کا مٹی یا کیچڑ میں تبدیل ہونا
8. ہڈی کا مٹی بن جانا
9. کسی نجاست کا جل کر راکھ ہو جانا[58]

مذکورہ مثالوں میں کم سے کم تبدیلی ان اشیاء ستہ کی تبدیلی ہے، ان مثالوں میں ایسی کوئی بھی مثال نہیں جس میں اس سے بھی کم تبدیلی پر انقلاب ماہیت کا حکم لگ چکا ہو[59]۔

وسطیت کا پہلو:

ان اشیاء ستہ کی تبدیلی کو معیار بنانا اس لیے بھی مناسب ہے کہ اس میں شریعت کے عمومی مزاج "وسطیت" کی رعایت ہے، کیونکہ شریعت نے انقلاب ماہیت کے لیے کسی چیز میں سو فیصد اور مکمل طور پر تبدیلی واقع ہونے کو لازم قرار نہیں دیا، کیونکہ انقلاب ماہیت کی اعلیٰ ترین صورت یعنی ناپاک حیوان کا نمک یا مٹی بن جانے کی صورت میں بھی مکمل تبدیلی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ "DNA" ٹیسٹ کے ذریعے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ نمک فلاں حیوان کے اجزاء سے بنا ہے—اسی طرح شریعت نے بالکل سطحی تبدیلی مثلاً جامد سے مائع یا مائع سے جامد بننے کو بھی انقلاب ماہیت تسلیم نہیں کیا، کیونکہ یہود و نصاریٰ پر لعنت اسی وجہ سے ہوئی کہ وہ ان کے اوپر حرام شدہ چربی کو پگھلا کر فروخت کرتے تھے، ان دونوں تبدیلیوں (یعنی ایک طرف سو فیصد تبدیلی (Complete change) دوسری طرف سطحی تبدیلی (Partial change)) کے درمیانی درجہ ان اشیاء ستہ کی تبدیلی معلوم ہوتی ہے، اس لیے اس پر مدار رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے[60]۔

بعض موروثی صفات کا برقرار رکھنا:

ہم نے اُوپر چھ چیزوں میں "صفات خاصہ" کی تبدیلی کا ذکر کیا اور اسے انقلاب ماہیت کے کم سے کم درجہ کے حصول کے لیے ضروری قرار دیا، جب کہ یہ ضروری قرار نہیں دیا کہ سابقہ شئ کی کوئی بھی صفت باقی نہ ہو، کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شرعی لحاظ سے انقلاب ماہیت کے بعد بھی سابقہ ماہیت کی کچھ نہ کچھ خصوصیات برقرار رہ جاتی ہیں جنہیں فقہاء انقلاب ماہیت میں مخل نہیں سمجھتے، مثلاً شراب میں رقت وسیلان، طین البالوعۃ میں بدبو اور قوت نما، صابن میں جھاگ اور دسومت کی خاصیت کے باقی ہوتے ہوئے بھی ان مثالوں میں فقہی لحاظ سے قلب ماہیت تسلیم کیا جاچکا ہے، اس سے (بقول حضرت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحبؒ) یہ ضابطہ حاصل ہو جاتا ہے کہ بعض صفات غیر مختصہ کا حقیقت منقلبہ میں باقی رہ جانا انقلاب ماہیت کے منافی نہیں[61]۔

نیز فقہاء کرام نے انقلاب ماہیت سے بحث کرتے ہوئے جو ایک ضابطہ ذکر فرمایا ہے کہ:

تنتفي الحقيقة بانتفاء بعض أجزاء مفهومها فكيف بالكلـ[62]۔

فقہاء کرام کے اس ضابطہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب ماہیت کے تحقق کے لیے اتنی تبدیلی کافی ہے جس کی وجہ سے شیٔ سابق کے سابقہ نام کا اطلاق (عرف عام میں) باقی نہ رہ سکے، حقیقت کے سارے کے سارے لوازمات و خصوصیات تبدیل یا ختم ہونا ضروری نہیں، نیز دوسری عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ان اشیاء ستہ کی تبدیلی بھی ظن غالب کے درجے میں ضروری ہے، عین الیقین اور حق الیقین کا درجہ حاصل ہونا ضروری نہیں، چنانچہ جب شراب سرکہ میں ڈالی جائے تو اس بارے میں علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں:

إن كان غالب ظنه أنه صار خلا طهر وإلا فلا[63]-

مذکورہ تفصیلات سے انقلاب ماہیت کے معیار سے متعلق جو بات منقح طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ "جب کسی چیز کے بارے میں نام، رنگ، بو، ذائقہ، شکل وصورت اور صفات خاصہ کی تبدیلی کا ظن غالب ہو جائے تو اسے شرعی لحاظ سے انقلاب ماہیت کی صورت قرار دیا جائے گا اگرچہ سابقہ جسم کے اجزاء جسمیہ یا بعض غیر مختص صفات بھی باقی ہوں،" کیونکہ اس طرح کی تبدیلی حاصل ہو جانے کے بعد عرف عام میں اس چیز کا نام اور عرفی حقیقت تبدیل ہو کر اسے ایک نئی حقیقت سمجھ کر نئے نام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے، عرفی حقیقت اور نام کی تبدیلی کے بعد اگر اہل فن اسے انقلاب ماہیت تسلیم نہ بھی کریں تب بھی شرعاً عرف عام کی بنیاد پر اسے انقلاب ماہیت تسلیم کیا جائے گا، کیونکہ اصحاب عقول سلیمہ کا عرف شرعی دلائل میں سے ایک دلیل ہے جب کہ دوسری طرف شریعت نے فنی تحقیق وتدقیق کا مکلف ہمیں نہیں بنایا[64]-

صفات مختصہ کی تبدیلی:

مذکورہ بالا وضاحت سے یہ بات تو کسی حد تک واضح ہو گئی کہ بعض صفات کا برقرار رہنا انقلاب ماہیت میں مخل نہیں، البتہ صفات مختصہ کا قیام اس میں مانع ہے، اب یہ سوال باقی ہے کہ صفات مختصہ سے کیا مراد ہے؟ اس صورت میں بھی تین شقیں بن سکتی ہیں:

1. ایک یہ کہ علم کیمیاء کے لحاظ سے صفات مختصہ مراد لی جائیں-
2. دوسری یہ کہ عرفی لحاظ سے صفات مختصہ مراد لی جائیں-
3. تیسری یہ کہ شرعی لحاظ سے صفات مختصہ مراد لی جائیں-

شرعی لحاظ سے صفات مختصہ سے مراد یہ ہوگا کہ شرعاً جو چیز حرام ہوتی ہے اس کی حرمت کے پیچھے اس محرم چیز میں ایک نمایاں وصف اور علت ہوتی ہے، مثلاً خمر میں مرارۃ کے ساتھ اسکار کی صفت ہے ،زہر میں اضرار کی صفت ہے، بول وبراز میں خبث واستقذار کی صفت ہے، وغیرہ) غور کرنے سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ انقلاب ماہیت کے حوالے سے عرفی اور شرعی لحاظ سے جو صفات مختصہ ہوں ان کی تبدیلی ضروری قرار دی جائے، کیونکہ (جیسا کہ سابقہ تفصیلات سے واضح ہوا کہ) انقلاب ماہیت کے مسئلے میں "عرف عام کے لحاظ سے تبدیل شدہ چیز کے بارے میں شرعی حکم کی تبدیلی سے بحث ہوتی ہے "۔ لہذا انقلاب ماہیت حاصل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ مشہور عرفی صفات کی بھی تبدیلی ہو تاکہ حکم جدید کے لیے محل جدید حاصل ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی صفات مختصہ کی بھی تبدیلی ہو جائے تاکہ "انتہاء الحکم بانتہاء العلۃ" کے اصول کے تحت حکم سابق برقرار نہ رہ سکے اور نیا حکم ثابت ہو سکے، بلکہ اگر مزید غور کیا جائے تو انقلاب ماہیت کے لیے صفات مختصہ کی عرفی اور شرعی لحاظ سے تبدیلی یہ دونوں لازم وملزوم ہیں، الگ الگ نہیں کیونکہ دونوں مل کر حکم کی تبدیلی کا سبب بنتے ہیں[65]۔

بہر حال مقالہ نگاران کی رائے میں قلب ماہیت کے تحقق کے لیے غالب تبدیلی کو بنیاد بنانا کافی ہونا چاہیے اور سائنسی آلات ولیبارٹری اس عمل کے لیے ایک معاون ہے اور حتمی فیصلہ حلت وحرمت سے متعلق محققین اور مفتیانِ کرام کی رائے پر ہی موقوف ہوگا۔

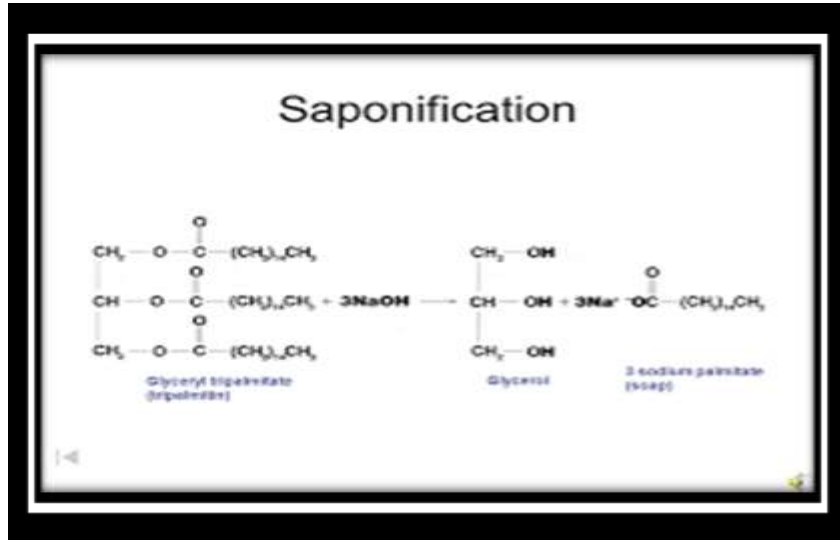
صابن بننے کا عمل(Formation of Soap):

صابن بنانے کے عمل کے دوران اگر پاک تیل شامل کیا جائے تو بالاتفاق اس کا استعمال جائز ہے البتہ اگر ناپاک تیل یا چربی استعمال کی جائے تو اس کا استعمال جائز ہوگا کہ نہیں اس بارے میں تفصیل ذکر کرنے سے پہلے سائنسی (کیمیائی) طور پر صابن بننے کے عمل کو دیکھتے ہیں:

صابن میں استحالہ ہونے کے متعلق سائنس دانوں اور ان کی کتابوں سے رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صابن بنانے کا طریقہ کار "Cold Proces" کہلاتا ہے، نیز مذکورہ طریقہ صدیوں پہلے سے چلتا آرہا ہے اور آج بھی استعمال کیا جاتا ہے، البتہ آج کے دور میں دیگر طریقے بھی ایجاد کیے گئے ہیں مثلاً "Full boiled process" وغیرہ جن سے اعلیٰ معیار کا صابن حاصل ہوتا ہے جس میں غیر تبدیل شدہ چربی ایک فیصد سے بھی کم ہوتی ہے۔

واضح رہے اس وقت جو تحقیق پیش کی جارہی ہے وہ اس "Cold Process" کے ہی متعلق ہے کیونکہ غالب ظن کے مطابق اس طریقہ کار کے بارے میں فقہاء کرام نے اپنی رائے قائم کی ہو گی کیونکہ اس وقت صابن بنانے کا یہی طریقہ میسر تھا[66]۔

نیز جو رد عمل صابن بنانے کے عمل میں پایا جاتاہے وہ چربی(fat)اور الکلائی(alkali) کے درمیان ہوتاہے جس کو سیپانفیکیشن " Saponification" کہا جاتاہے ،جس کے نتیجے میں صابن(Soap)اور گلیسرال(glycerol) حاصل ہوتاہے[67]۔یہ ایک کیمیائی عمل ہے اور اس میں فیٹ(چربی) یا تیل کی ماہیت تبدیل ہو جاتی ہے۔



اس ری ایکشن (عمل) کا بائی پروڈکٹ گلیسرین ہے جو کاسمیٹیکس اشیاء بنانے میں استعمال ہوتاہے[68]۔

مزید یہ کہ مذکورہ "Cold process" سے حاصل شدہ صابن کے متعلق ماہرین فن نے تسلیم کیا ہے کہ وہ مکمل طور پر خالص نہیں ہوتا یعنی اس میں موجود چربی مکمل طور پر تبدیل شدہ نہیں ہوتی بلکہ اس میں عام طور پر کچھ غیر تبدیل شدہ چربی اور الکلائی بھی ملتی ہے ،مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو:

“Cold-Process soap are very liable to contain free alkali and unsaponified fat[69]”

ترجمہ: ٹھنڈے طریقہ سے حاصل شدہ صابن میں عام طور پر الکلائی اور چربی ملتی ہے جو صابن میں تبدیل نہیں ہوتی۔

نیز یہ کہ "Cold process" کے بعد غیر تبدیل شدہ چربی کی مقدار 15٪ تک موجود ہوتی ہے[70]۔

شرعی نقطہ نظر سے وضاحت:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ صابن میں کسی حد تک غیر تبدیل شدہ چربی برقرار رہ جاتی ہے اب اگر چربی یا تیل نجس یا ناپاک ہے تو آیا اس صابن کا استعمال جو کہ استحالہ کے عمل سے حاصل ہو اسے درست ہو گا یا نہیں اس حوالہ سے فقہاء کرام کی عبارات ملاحظہ ہوں؛

علامہ حصکفیؒ لکھتے ہیں:

"و یطہر زیت تنجس بجعلہ صابونا بہ یفتی للبلویٰ"[71]

ناپاک تیل اگر صابن بن جائے تو وہ پاک ہے، ابتلائے عام کی صورت میں اسی پر فتویٰ دیا جائے گا۔

محقق ابن عابدینؒ لکھتے ہیں:

صابن وغیرہ چربیوں سے بنایا جاتا ہے، لیکن اگر اس میں مردار اور غیر ماکول اللحم جانوروں کی چربی شامل کر لی جائے تو اس کی ماہیت و حقیقت میں تغیر ہو جانے کی وجہ سے حضرت امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے، اور ابتلائے عام ہونے کی وجہ سے اس کے پاک ہونے پر فتویٰ دیا گیا ہے[72]۔

معاصر علماء میں سے بھی اکثر کی یہی رائے ہے، مفتی رشید احمدؒ لکھتے ہیں:

مردار کی چربی سے بنا ہوا صابن پاک ہے، اس لیے کہ اس میں دوسری چیزیں ملا کر پکانے سے اس کی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب حقیقت سے شی کا حکم بدل جاتا ہے[73]۔

خنزیر کی چربی صابن میں پڑنے کے بعد اس کی ذات اور حقیقت بدل جاتی ہے، نیز اس میں عموم بلویٰ بھی ہے، اس لیے جائز الاستعمال ہے[74]۔

ان فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ صابن بنانے کے عمل میں قلب ماہیت کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے گو کہ چربی کے کچھ اجزاء باقی رہتے ہیں لیکن عموم بلویٰ کی بناء پر ایسے صابن کا استعمال درست ہو گا۔

نتیجہ بحث:

مقالہ نگاران کی رائے یہ ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں نام، رنگ، بو، ذائقہ، شکل وصورت اور صفات خاصہ کی تبدیلی کا ظن غالب ہو جائے تو اسے شرعی لحاظ سے انقلاب ماہیت کی صورت قرار دیا جائے گا اگرچہ سابقہ جسم کے اجزاء جسمیہ یا بعض غیر مختص صفات بھی باقی ہوں اور سابقہ حکم بھی بدل جائے گا۔

اور روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء اور کھانے پینے کی اشیاء میں انقلاب ماہیت کے وقوع ہونے میں عمومِ بلویٰ کو بھی مد نظر رکھا جائے اور جن غیر اسلامی ممالک اور اسلامی ممالک میں حلال اجزائے ترکیبی (Halal ingredients) میسر نہ ہوں وہاں اشیاء کے سابقہ حکم کے بدلنے اور حلال ہونے میں رخصت کے پہلو کو مد نظر رکھا جائے تاکہ مسلمانوں کو حرام کھانے سے بچایا جاسکے۔مزید برآں یہ کہ جدید سائنسی دور میں انقلاب ماہیت کے لیے استعمال ہونے والے طریقے (عمل تقطیر، کیمیائی عمل وغیرہ) سے حکم بدلنے اور حلت وحرمت کا دار و مدار فقہاء کی آراء پر ہی موقوف ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات وحواشی

1 ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دار صادر، 1414ھ، 685/1

2 قلعجي، محمد رواس قنيبي، حامد صادق، معجم لغة الفقهاء، دار النفائس للطباعة و النشر و التوزيع، 1408 ھ، 59/1

3 https://www.google.com.pk/irreversible+reactions+examples&oq=ir+reversible+reaction&gs

4 معجم لغة الفقهاء، 94/1

5 الموسوعة الفقهية الكويتية، وزارة الاوقاف و الشؤن الاسلامية، الكويت، ذات السلاسل، 1404ھ، 3 /213

6 ابن همام، محمد بن عبد الواحد، كمال الدين، فتح القدير، دار الفكر، س ن، 201/1

7 الموسوعة الفقهية الكويتية، 213/3

8 نظام الدین، منتخبات نظام الفتاویٰ، اسلامی کتب خانہ، دیوبند، یوپی، اسلامی کتب خانہ، س-ن، ص 391

9 https://www.thefreedictionary.com/change+of+state,https://www.google.com.pk/change+of+state+definition

10 https://www.dictionary.com/browse/transformation

11 https://www.google.com.pk/METAMORPHOSIS+DEFINITION,https:/dictionary.cambridge.org/dictionary/*English* /metamorphosis

12 عارف علی شاہ، سید، حلال و حرام کے شرعی معیارات، کراچی، دار الفلاح، 2012ء، ص282

13 قاسمی، مجاہد الاسلام، مولانا، جدید فقہی تحقیقات (احکام شرعیہ میں تبدیلی حقیقت کے اثرات)، دیوبند، کتب خانہ نعیمیہ، 2008ء، 36-35/18

14 الموسوعة الفقهية الكويتية، 129/4

15 ابن عابدين، الحنفي، محمد امين بن عمر، الدر المختار و حاشيه ابن عابدين، بيروت، دار الفكر، 1412ھ، 327/1، و فتح القدير، 201200/1

16 جدید فقہی تحقیقات، 18/ 56

17 وہبہ، زحیلی، ڈاکٹر، الفقه الاسلامي و ادلته، دمشق، دار الفكر، 1985ء، 10099/1

18 الكاساني، علاؤالدين، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، دار الكتب العلمية، 1406ھ، 85/1

19 نفس المصدر، 85/1

20 فتح القدير، 200/1

21 الحنفي، محمد بن حسين، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، دار الكتاب الاسلامي، س ن، 395/1

22 تھانوی، اشرف علی، مولانا، امداد الفتاویٰ، مرتب، محمد شفیع، کراچی، مکتبہ دار العلوم، 2010ء، 367/1

23 النووي، محي الدين يحييٰ بن شرف، ابو زكريا، روضة الطالبين و عدة المفتين، تحقيق، زهير الشاويش، عمان، المكتب الاسلامي، 1412ھ، 29/1

24 اشتیاق احمد قاسمی، مفتی، انقلاب ماہیت-اسلامی نقطہ نظر، ماہنامہ دار العلوم، دیوبند، یوپی، شمارہ: 9، ج99، ستمبر 2015ء

25 الدر المختار و حاشيه ابن عابدين، 315/1

26 نفس المصدر، 327/1، و روضة الطالبين، 27/1

27 الرازي، فخر الدين، ابو عبدالله محمد بن عمر بن الحسين التيمي، مفاتيح الغيب، بيروت، دار احياء التراث العربي، 1420ھ، 63/22

28 بدائع الصنائع، 86/1

29 نفس المصدر، 86/1

30 https://www.britannica.com/science/filtration-chemistry

31 *www.goscience.com*

32 جدید فقہی تحقیقات، 401-400/18

33 الحنفي، الطحاوي، احمد بن محمد بن اسماعيل، حاشية الطحاوي على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، تحقيق، محمد عبد العزيز خالدي، بيروت لبنان، دار الكتب العلمية، 1418ھ، 165/1

34 الدر المختار و حاشيه ابن عابدين، 46/1

35 باقوی، قدرت اللہ، سید، مولانا، ڈاکٹر، انقلاب ماہیت اور اس کی شرعی حد، جدید فقہی تحقیقات، 422/18

36 خیل، خلیل، حسین، محمد، مفتی، انقلاب ماہیت اور عموم بلوی، کراچی، دار الافتاء جامعۃ الرشید، 2016، ص8

37 جدید فقہی تحقیقات، 283/18

38 نفس المصدر، 145/18

39 الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، 314/1

40 محمد تقی عثمانی، مفتی، تکملة فتح الملهم، کراچی، مکتبہ دار العلوم، 1998ء، ص608/3، و رشید احمد، مفتی، احسن الفتاوی، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، 1425ھ، 484/8

41 جدید فقہی تحقیقات، 146/18

42 الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، 327/1

43 جدید فقہی تحقیقات، 341-340/18

44 سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، باب فی الخل، بیروت، المکتبة العصریة، س ن، 359/3، حدیث:3820

45 جدید فقہی تحقیقات، 346/18

46 ابو عیسیٰ، موسیٰ بن الضحاک، سنن ترمذی، باب فی جلود المیتة اذا دبغت، 1395ھ، 273/3، حدیث، 1728

47 جدید فقہی تحقیقات، 346/18

48 سنن ابی داؤد، باب النهی اکل الجلالة و البانها، 351/3، حدیث، 3785

49 جدید فقہی تحقیقات، 346/18

50 انقلاب ماہیت اور عموم بلویٰ، ص9

51 الفقہ الاسلامی و ادلتہ، 113/1

52 الدر المختار و حاشیہ ابن عابدین، 209/1

53 انقلاب ماہیت اور عموم بلویٰ، ص7

54 https://en.wikipedia.org/wiki/Vinegar

55 الظاہری، القرطبی، الاندلسی، ابن حزم، ابو محمد، المحلی بالآثار، بیروت، دار الفکر، س ن، 144/1

56 انقلاب ماہیت اور عموم بلویٰ، ص8-9

57 نفس المصدر، ص9

58 بدائع الصنائع، 200/1، الدر المختار و حاشیہ ابن عابدین، 31/1، 46، 326، 327، و امداد الفتاویٰ، 371/1

59 انقلاب ماہیت اور عموم بلویٰ، ص9

60 نفس المصدر، ص9

61 دہلوی، کفایت اللہ، محمد، مفتی، کفایت المفتی، کراچی، دار الاشاعت، 2001ء، 344/2

62 الدر المختار و حاشيه ابن عابدين، 327/1

63 نفس المصدر، 348/1

64 انقلاب ماہیت اور عموم بلویٰ، ص10

65 نفس المصدر، ص1110

66 سرفراز محمد، مولانا، حلال غذا، جدید طب اور سائنس، لاہور، ادارہ اسلامیات، ص33

67 https://www.britannica.com/science/saponification

68 www.bcachemistry.wordpress.com,*www.chemistryexplained.com*

69 The Handbook of Soap Manufacturers, W.H Simons and H.A Appleton, Pg, 100,1908

70 حلال غذا، جدید طب اور سائنس، ص33

71 الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، 315/1

72 نفس المصدر، 316/1

73 احسن الفتاویٰ، 19/1

74 عبدالرحیم، مفتی، فتاویٰ رحیمیہ، کراچی، دارالاشاعت، 259/4